رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲ ار

یوم: سہ شنبہ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۲۵ صلح ۱۳۳۴ھش	۲۵ جنوری ۱۹۵۵ء	نمبر ۲۱

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۲۴ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"نزلہ ہے مگر پہلے کی نسبت فرق ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۴ جنوری۔ کل فضل عمر ہوسٹل یونین کے زیر اہتمام مکرم مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے انگریزی زبان میں "ذکر حبیب" کے موضوع پر ایک نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے یہ بتانے کے علاوہ کہ آپ کو قبول احمدیت کی توفیق کیسے ملی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک کے بعض روح پرور حالات بھی بیان فرمائے۔

جلسہ سالانہ کے اختتام پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی احباب جماعت کو ایک اہم ہدایت اور دعا

فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

۲۸ دسمبر ۱۹۵۴ء کو جلسہ سالانہ میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جب سیر روحانی کے موضوع پر اپنی علمی تقریر ختم فرما چکے تو حضور نے احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے بعض پیغامات کا ذکر فرمایا اسی طرح جماعت کو حصول اخلاق کے بارہ میں حضور نے ایک اہم نصیحت فرمائی تھی۔ حضور کی تقریر کا آخری حصہ حضور کے اپنے الفاظ میں ہی ذیل میں مکمل شائع کیا جاتا ہے:-

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

اب میں

دعا

کر کے جلسہ کو ختم کروں گا۔ کچھ تاریں ہیں۔ وہ میں دعا سے پہلے سنا دیتا ہوں۔ ایک تار میرے داماد مرزا مظفر احمد کی ہے۔ جو میری بیٹی سمیت یورپ اور امریکہ کے سفر پر گئے ہوئے ہیں۔ وہ گورنمنٹ کی طرف سے کام سیکھنے کے لئے گئے تھے۔ لیکن چونکہ میری بیٹی بیمار تھی۔ اور وہ آپ بھی بیمار تھے۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ ڈاکٹری مشورہ کر لیں۔ ان کی تار آئی ہے۔ کہ میں اس تاریخ سے پہلے نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے میرے لئے

دعا کی تحریک

کر دی جائے۔

یادگیر سے عبدالحی صاحب کی تار ہے [illegible] میرا اسلام کہا جائے۔ اور جماعت کو دعا [illegible] کہا جائے۔

بدوملہی سے شیخ نبی بخش صاحب کی تار ہے کہ محمد بشیر بیمار ہے اس لئے میں جلسہ پر نہیں آ سکا۔ اس کے لئے دعا کریں۔

ایک تار کراچی سے فیروز دین کلثوم کی ہے (شاید بیوی کا نام ہوگا) کہ ہمارے لئے دعا کی جائے۔

ایک تار غلام احمد صاحب چٹاگانگ کی ہے۔ اس میں بھی لکھا ہے کہ میرا اسلام پہنچا دیا جائے۔ اور دعا کی تحریک کی جائے۔ اس نوجوان کے والد پہلے امیر بنگال تھے یہ نوجوان بھی مخلص ہے۔

مرزا اعظم بیگ صاحب کی حیدرآباد سے تار ہے کہ السلام علیکم۔ میرے لئے دعا کی جائے (مجھے تو اطلاع دی گئی تھی کہ وہ قادیان گئے ہیں شاید رہ گئے ہیں)

کوئٹہ سے بشیر احمد صاحب سکھری کی تار ہے کہ میں جلسہ پر نہیں آ سکا۔ میرے لئے دعا کی جائے۔

اللہ دتا صاحب کی جھنگ سے تار ہے کہ میرے لئے اور میرے ہاں نرینہ اولاد ہونے کے لئے دوست دعا کریں۔

ایک تار کراچی سے عظمت اللہ صاحب کی طرف سے ہے اس میں لکھا ہے کہ تمام حاضرین سے دعا کی درخواست کی جائے میرے ہاں ۲۸ تاریخ کو لڑکی پیدا ہوئی ہے۔

پہلے بھی میں دعا کے لئے کہہ چکا ہوں اب احباب سب مل کر دعا کر لیں میں بوجہ کمزوری صحت کے زیادہ نہیں بول سکتا۔ یوں بھی اب میرا گلا کچھ بیٹھ رہا ہے۔ بہرحال اب جلسہ ختم ہے۔

اللہ تعالےٰ کا فضل

ہے کہ اس نے پھر ایک سال ہم کو اکٹھا ہونے کا موقع دے دیا۔ اب سب دوست مل کر دعا کر لیں اس کے بعد اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہونے کی اجازت ہوگی۔ مگر یہ اب کے فیصلہ کر لیں کہ ہر شخص کچھ نہ کچھ اخلاقی حالت میں تغیر پیدا کرنا اپنے ذمہ لگا لے اور یہ عہد کرے کہ میں نے یہ ضرور قربانی کرنی ہے۔ کوئی سچ پر ہی قائم ہو جائے۔ کوئی پردے پر ہی قائم ہو جائے۔ کوئی تعلیم پر ہی قائم ہو جائے غرض

کوئی نہ کوئی چیز

عملی طور پر لے لے۔ جس سے کہ ہم دنیا کے سامنے نمونہ پیش کر سکیں اور کہہ سکیں کہ ہماری جماعت اس چیز کو قائم کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے یہ کوئی ضروری نہیں کہ ساری نیکیاں کسی میں موجود ہوں۔ چاہے ایک ہی

نیکی نمونہ کے طور پر

ہو۔ چاہے سچ ہی کسی میں پورے طور پر آ جائے۔ تو وہی بڑا اثر پیدا کر لیتا ہے بعد میں دوسری نیکیوں کی باری باری توفیق مل جائے گی۔ ہمارے ایک احمدی ہیں۔ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے کہ ان کا خاندان چور تھا اب تو وہ پنشن لے کر بھی آ گئے ہیں۔ چنیوٹ کے پاس ہی رہنے والے ہیں

جب احمدی ہوئے

تو انہوں نے بری باتوں کو چھوڑ دیا۔ اور سچ بولنے لگ گئے۔ جب ان کے بھائیوں نے یا باپ نے بھینس وغیرہ چرا کر لانی یا جانور لانے تو لوگوں نے آ کے کہنا کہ تم لائے ہو کیونکہ وہ

وہ مشہور چور

تھے۔ انہوں نے کہنا کہ ہم تو نہیں لائے قسمیں کھانی قرآن اٹھانا اور یہ ان کے نزدیک بالکل آسان بات تھی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

آخر انہوں نے کہا کہ ہم نہیں مانتے ہاں یہ لڑکا گواہی دے دیوے۔ تو پھر ہم مان لیں گے وہ جانتے تھے کہ یہ

احمدی ہوگیا ہے جھوٹ نہیں بولتا

انہوں نے کہا کہ اس کافر کی گواہی کیا لینی ہے۔ یہ تو کافر ہے اس کی کیا گواہی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں اسی کافر کی گواہی مانتی ہے۔ ہے تو یہ کافر پر بولتا سچ ہے۔ جو کچھ یہ کہدے گا وہ مانیں گے اب اس کو انہوں نے الگ لے جا اور جا کے کہا کہ دیکھو تم نے کہا ہے "نہیں لائے بھینس" اس نے کہا لائے تو ہو وہاں کھڑی ہے بھینس۔ وہ کہتے کم بخت تجھے ہم کہہ رہے ہیں۔ ہم نہیں لائے۔ یہ تم نے کہنا ہے۔ وہ کہتا میں کس طرح کہوں جب بھینس وہاں کھڑی ہے۔ انہوں نے کہا ہم

بھائیوں کی خاطر

تم جھوٹ نہیں بولوگے۔ اس نے کہا جھوٹ تو میں نہیں بولوں گا۔ بولوں گا تو سچ ہی۔ انہوں نے خوب کوٹا اور کوٹ کاٹ کے سمجھا۔ کہ اب اسکو اچھا سبق آ گیا ہے۔ چنانچہ اسے پکڑ کر ان کے سامنے لے جانا۔ انہوں نے بھی دیکھ لیا کہ خوب کوٹا ہوا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیوں بھئی بھینس لائے ہیں وہ کہتا جی ہاں لائے ہیں۔ وہاں کھڑی ہوئی ہے۔ پھر انہوں نے کہا تجھے اتنا مارا تھا۔ مگر پھر بھی تجھے سبق نہیں آیا۔ وہ کہتا جب وہ کھڑی ہوئی ہے تو میں کیا کرتا۔

اب دیکھو وہ اسے کافر کہتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی اسے سچ بولنے میں ایک نمونہ بھی سمجھتے تھے۔ اسی طرح کسی ایک خُلق کو لے لو۔ اور اس میں اپنے آپ کو اتنا نمایاں ثابت کرو کہ سارا محلہ سارا دفتر سارا علاقہ کہے کہ یہ اس بات میں سچا ہے۔ ہمارے کئی بزرگ گزرے ہیں۔ ان کا

تاریخی طور پر واقعہ

آتا ہے کہ باپ مثلاً بزاز تھا۔ اور وہ کپڑا جو بیچنے لگا۔ تو بیٹا کہنے لگا ابا کیا کرتے ہیں۔ اس میں تو فلاں جگہ پر داغ پڑا ہوا ہے۔ اب وہ گھور گھور کر دیکھ رہے ہیں کہ کیا کہہ رہا ہے۔ لیکن اس نے پھر یہی کہا کہ نہیں نہیں داغ ہیں نے آپ دیکھا تھا اس کا اثر یہ تھا کہ لوگ یہ سمجھتے تھے۔ کہ یہ بیٹا جو بات کرے گا وہ ٹھیک ہوگی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ اسی طرح ہے۔ ان کے اندر فطرت صحیحہ پائی جاتی تھی۔ باپ تو ان کے فوت ہو چکے تھے چچا تھے۔ جو ان کو پالتے تھے۔ وہ

بت خانہ کے افسر بھی تھے۔ اور بُت بھی بنا بنا کے بیچا کرتے تھے۔ اور لوگ ان سے بُت لینے آتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی انہوں نے دوکان پر بٹھا دیا کہ یہ لڑکا ذرا

تجارت کا واقف

ہو جائے۔ وہ اپنے چچیرے بھائیوں کے ساتھ دوکان پر بیٹھنے لگ گئے۔ ایک دن کوئی بڈھا آیا۔ اور اس نے آکر کہا کہ میں نے ایک بُت لینا ہے۔ کوئی ستر اسی سال کا بڈھا تھا۔ لڑکوں نے جو دوکان پر بیٹھے ہوئے تھا کہا کہ آپ جو بیچنے کونسا پسند ہے اس نے ادھر ادھر دیکھ کے اور ایک بُت رکھا ہوا تھا اس کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگا مجھے یہ پسند ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک قہقہہ مارا۔ اس نے کہا تم کیوں ہنسے وہ کہنے لگے کل میرے سامنے ایک آدمی بت بنا کے لایا تھا جو کل کا بنا ہوا ہے۔ تم اتنے بڑے بڈھے اس کے آگے سجدہ کروگے۔ اس نے جھٹ بُت پھینک دیا۔ اور چل پڑا۔ بھائیوں نے خوب کوٹا اور کہا کہ تم نے خواہ مخواہ ہمارا گاہک خراب کر دیا ہے۔ تو ایک نیکی بھی اگر انسان کے اندر آجائے۔ تو وہ اسکو نمایاں کر کے لے جاتی ہے۔ پس یہ سننے کی عادت اب چھوڑو۔ کسی ایک چیز کو لے لو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کیا لے لو۔ کسی ایک چیز کو لو۔ اور پھر اس میں تم مشہور ہو جاؤ۔ جیسے

بمبئی کے لوگ

کہتے ہیں فلاں بانٹی والا ہے اسی طرح تمہارا ایک نام ہو جائے۔ کہ فلاں سچ والا ہے۔ فلاں دیانت والا ہے۔ فلاں ہمدردی والا ہے۔ بس تمہارا ایک نام پڑ جائے۔ پھر دیکھو کہ لوگوں پر اس کا کیسا اثر ہوتا ہے۔ اور خود تمہیں کتنی دلیری پیدا ہوتی ہے۔ کہ چلو میں ہمدردی والا بن گیا۔ دیانت والا بھی بن جاؤں سچ والا بن گیا ہوں۔ انصاف والا بھی بن جاؤں۔ تو کوئی نہ کوئی چیز اپنے اندر پیدا کر لو تاکہ لوگوں کے لئے یہ نمونہ ہو جائے۔ اور ہمارے اندر ایسی اخلاقی طاقت پیدا ہو جائے۔ کہ دنیا پر ہماری اخلاقی برتری اور ہماری نیکی کی فوقیت ثابت ہو جائے۔

پھر دعا کرو جیسا کہ میں نے کہا تھا اس وقت سارے ہی اسلامی ممالک الا ماشاء اللہ

بہت خطرے کی حالت میں

ہیں۔ کہیں اندرونی خطرے ہیں کہیں بیرونی خطرے ہیں۔ کہیں دباؤ ہیں کہیں لالچیں ہیں کہیں حرصیں ہیں کہیں ڈراوا ہے کہیں دھمکیاں ہیں تم اللہ تعالےٰ سے دعا کرو کہ اتنی مدت کی غلامی کے بعد اب اس نے جو مسلمانوں کو آزاد کیا ہے۔ تو اب بخشنے پر آیا ہے۔ تو پھر

پوری ہی بخشش دے۔ بجائے اس کے کہ ادھوری چیز دے۔ خصوصاً

پاکستان کی طاقت اور آزادی کے لئے دعا

کرو۔ اور اپنی وفا کا کامل نمونہ دکھاؤ۔ تا تمہاری وفا کو دیکھ کر دوسرے بھی باوفا ہو جائیں۔ پھر سب سے بڑا غلام اور سب سے زیادہ مصیبت زدہ تو اسلام ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرو کہ وہ اس غلام کو بھی آزادی بخشے۔ اور اس کی بھی وہی عزت قائم کرے جو پہلے زمانہ میں تھی یہ جو

شاہی تخت کا مستحق

تھا۔ آج وہ آفتابہ اٹھائے ہوئے امیروں کے ہاتھ دھلوا رہا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کو بھی اس غلامی سے آزاد کرے۔ اور پھر تخت شاہی پر بٹھائے۔ تاکہ ہم لوگ بھی سرخرو ہوں اور ہماری بھی عزت دنیا میں قائم ہو۔ ہماری عزت تو اسلام سے ہی ہے۔ اگر اسلام کی عزت نہیں تو ہماری کوئی عزت نہیں۔ ایسی عزت سے لعنت بہتر ہے جو اسلام کے نقصان کے بعد ہم کو حاصل ہو۔ پھر جو تمہارے باہر کے بھائی ہیں۔ اور مبلغ ہیں۔ ان کے لئے دعائیں کرو۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے بھی دعائیں کرو۔

ہندوستان کے مسلمان

بھی بڑی مشکلات میں ہیں۔ بے شک وہ ایک دنیوی حکومت کہلاتی ہے۔ لیکن پھر بھی اکثریت مسلمانوں کے ساتھ پوری طرح انصاف نہیں کر رہی۔ ان کے لئے بھی دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ ان کی مدد کرے۔ اور ان میں سے بھی کشمیر کے مسلمانوں کے لئے خاص طور پر دعا کرو۔ کہ وہ ان کا حامی اور ان کا محافظ ہو۔ پھر جو اپنے مبلغ ہیں۔ ان کے لئے دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ ان کے کام میں برکت دے۔ اپنے لئے دعائیں کرو کہ خدا تعالےٰ تمہیں

دین کی خدمت کے لئے

اعلےٰ سے اعلےٰ وعدے کرنے کی توفیق دے اور اچھے سے اچھے طور پر پورا کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ ہمارے تمام کام خوش اسلوبی سے طے ہوں۔ اور ہم اللہ تعالےٰ کے سامنے سرخرو ہو کر جائیں۔

جن لوگوں نے اس وقت خدمت کی ہے حفاظت کے کام کی یا لنگر کے کام کی یا کھانا پہنچانے کے کام کی۔ یہ سارے کے سارے جو خدمت کرنے والے ہیں۔ درحقیقت اللہ کے لئے انہوں نے کام کیا ہے۔ اس لئے وہ مستحق ہیں کہ ہم ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کی قربانی کو قبول کرے اور

اعلےٰ سے اعلےٰ انعام

ان کو دے۔ اور پھر یہ بھی دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کے بڑھانے کے سامان پیدا کرے۔ لوگوں کے دلوں سے بغض اور نفرت دور کرے۔ اور ہمیں وہ طریقے بتائے کہ جن کے ذریعہ سے ہم زیادہ سے زیادہ تعداد میں لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی طرف کھینچ کر لائیں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کرنے والی جماعت بڑھتی چلی جائے۔ اور اس کے لئے

قربانی کرنے والے

ترقی کرتے چلے جائیں۔ اور ہمارے ملک کے لوگوں میں ہماری نسبت جو بدظنیاں ہیں وہ دور ہوں۔ اور جو ہماری نیکیاں ہیں۔ وہ ان کے سامنے آئیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی آنکھیں کھول دے۔ اللہ تعالےٰ ہم کو نیک کام کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کو

نیک کاموں کو نیک دیکھنے کی توفیق دے

پس آؤ ہم دعا کریں۔ دعا کے بعد ہم رخصت ہوں گے۔ اور اللہ تعالےٰ جب چاہے گا پھر ملیں گے۔

دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک لمبی دعا فرمائی۔ اور یہ مبارک جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

درخواستہائے دعا

برادرم قریشی محمد مسعود احمد صاحب تا حال میو ہسپتال لاہور میں بیمار اور زیر علاج ہیں۔ ایکسرے کے بعد سرجن ڈاکٹر کی تشخیص یہ ہے۔ کہ پتے میں پتھری نہیں بلکہ ورم ہے۔ جس کی وجہ سے پتہ کام نہیں کرتا۔ اور دورے کی صورت میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ سرجن ڈاکٹر کا یہ بھی مشورہ ہے۔ کہ اپریشن ہونا چاہیئے۔ ادویات سے فائدہ ہوا بھی تو دیر سے ہوگا اور عارضی ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ جو صورت بھی علاج کی مفید اور موثر ہو۔ اللہ تعالےٰ اس کے سامان کر دے۔ اور برادرم موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار قاضی عبد الرحمٰن پرسنل اسسٹنٹ ناظر اعلیٰ ربوہ

(۲) میرے خسر ساکن بفہ ضلع ہزارہ (سرحد) میں سخت بیمار ہیں۔ نیز میرا لڑکا غلام سرور بھی بیمار ہے۔ احباب دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عمر خطاب از سنگا پور

(۳) خاکسار کا بھائی ناصر احمد اس سال ایف اے کا امتحان دے گا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار سلطان احمد چک نمبر ۹۱ جنوبی ڈاکخانہ خاص سرگودھا

حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب بہلولپوری رضی اللہ عنہ

— از مکرم ناصر الدین صاحب بی اے ربوہ —

۱۰ جنوری ۱۹۵۵ء کو غروب آفتاب سے چند منٹ پہلے صحابۂ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلیل جماعت میں سے ایک اور ستارہ ٹوٹا اور روپوش ہو گیا یعنی چوہدری عبد اللہ خان صاحب اپنے گاؤں بہلول پور ضلع لائل پور میں انتقال فرما کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی وفات سے ایک ایسا بزرگ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ جس کا وجود اپنے علاقہ میں احمدیت کے قیام و نفوذ کا موجب تھا۔ آپ کے ذریعہ اس علاقہ کے بہت سے افراد کو آغوشِ احمدیت میں آنے کی توفیق ملی۔ جن کے ذریعہ تبلیغ و اشاعت کو ترقی ہوئی۔ میرے والد محترم بھی آپ ہی کی تبلیغ سے احمدی ہوئے۔ اور آگے ان کے ذریعہ ہمارے آبائی وطن شیخ وال ضلع جالندھر میں اشاعت احمدیت کی تخم ریزی ہوئی۔ جس سے اس علاقہ میں کئی خاندان حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

مرحوم چوہدری صاحب کو سن ۱۹۰۰ء سے قبل دامنِ مہدویت سے وابستہ ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پہلی زندگی دنیاوی آلائشوں سے پاک نہ تھی۔ لیکن قبولِ احمدیت کے ساتھ ہی آپ کی زندگی میں زبردست روحانی انقلاب آ گیا۔ اور آپ کی ساری توجہ اصلاحِ نفس اور تبلیغ اسلام کی طرف پھر گئی۔ آپ کو کثرت سے قادیان جانے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا موقعہ ملا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں دین کی طرف راغب ہو کر حضرت اقدس کے دیدار سے مشرف ہوا۔ تو حضرت کے چہرۂ مبارک کو دیکھتے ہی یہ بات میرے دل میں میخ کی طرح گڑ گئی۔ کہ یہ پاک نور کسی کاذب کے چہرہ پر ہرگز جلوہ گر نہیں ہو سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاک مجلس کا ذکر ایسے والہانہ انداز میں فرماتے کہ سننے والا محسوس کرتا کہ آپ کو ایک بہت بڑی نعمت سے محرومی کا رنج اور احساس ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بھی آپ کو بیٹھنے کا بہت موقعہ ملا تھا۔ آپ کی مجلس علم و حکمت اور ذاتی خوبیوں کا ذکر کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے کمالات تدبر۔ ذہانت اور علم القرآن بیان کرتے ہوئے کہا کرتے کہ ”محمود بھی کوئی معمولی خلیفہ نہیں ہے“۔ لیکن ان کا ذہن فوراً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی طرف مڑ جاتا۔ تو آنکھوں میں ایک خاص چمک اور کیفیت پیدا ہو جاتی اور کہتے ”لیکن مرزا مرزا ہی تھا“۔ وہ کیفیت جو حضور کی صحبت میں پیدا ہوتی تھی۔ وہ ناقابل بیان کیفیت اس انداز سے پھر پیدا نہ ہو سکی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک باتوں کا ذکر اکثر آپ کی مجلس میں رہتا۔ اور سلسلہ تبلیغ و تربیت ہمیشہ جاری رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اس کثرت سے آپ نے کیا ہوا تھا کہ خاص خاص مسائل کے بارہ میں حضور کی تحریرات اور حوالے زبانی یاد تھے۔

آپ الہامات اور رؤیائے صادقہ کی نعمت سے بھی مشرف رہے۔ سب سے پہلا الہام ”انک لعلی صراط مستقیم“ ہوا۔ اس وقت ترجمہ قرآن کریم بھی نہیں آتا تھا۔ غالباً اسی الہام کا مطلب دریافت کرتے ہوئے آپکو ترجمۃ القرآن پڑھنے کی طرف توجہ ہوئی۔ تو آپ نے مکرم محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری سے چھ ماہ تک ترجمۃ القرآن پڑھا۔ دعا پر بہت یقین تھا۔ کثرت سے اور لمبی لمبی دعائیں کیا کرتے۔ تہجد التزام کے ساتھ آخیر وقت تک ادا کرتے رہے۔ فرمایا کرتے کہ اللہ تعالےٰ میری تمام ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ اور نہایت تنگی اور عسرت کے وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اس نے مجھے سہارا دیا ہے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ میرا بال بال مقروض تھا۔ اور اس سے نجات حاصل کرنے کا کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا۔ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ تو نارووال کے اسٹیشن پر (جہاں اس وقت چوہدری صاحب سب رجسٹرار تھے) حضور سے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا کہ اپنے گناہوں کو خدا کے حضور پیش کر کے استغفار کریں۔ چنانچہ اس نسخہ پر عمل کرنے سے خدا نے تمام قرضہ سے باعزت نجات دی۔ اور فراخی کی راہیں کھول دیں۔

آپ اپنے گاؤں اور علاقہ میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ گاؤں میں برادریوں کے جھگڑوں میں بھی آپ کی کوشش یہی ہوتی۔ کہ گاؤں کا امن برباد نہ ہو۔ اور لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہیں۔

آپ ذہانت اور تدبر سے معاملات کو سوچنے اور حل کرنے کی کوشش کرتے۔ سوشل اور تمدنی زندگی کو بہتر بنانے اور گاؤں میں تعلیم کی اشاعت میں خاص دلچسپی لیا کرتے تھے۔ گاؤں میں طلبا اور طالبات کے علیحدہ علیحدہ مڈل سکول بنوانے میں بھی آپ کی مساعی اور ترغیب کا کافی دخل تھا۔ سکول کے اساتذہ سے ملنے اور تعلیمی کارروائیوں سے باخبر رہنے کا شوق تھا۔ حالاتِ حاضرہ سے باخبر رہنے کے لئے باقاعدہ اخبار بینی اور ملک کے سیاسی تغیرات پر بحث و تمحیص کرنے کے علاوہ قرآن کریم اور تفسیر پڑھنا اور سننا آپ کے محبوب مشاغل تھے۔

تقریباً ایک سال یا کچھ زائد عرصہ سے وہ یہ محسوس کرتے تھے کہ ان کی وفات قریب ہے۔ چنانچہ وصیت کے کاغذات درست کروانے کی طرف آپ کو خاص توجہ تھی۔ ایک وقت میں آپ کی وصیت عدم ادائیگی کے باعث منسوخ ہو گئی۔ تو آپ کو ہر وقت اس کی بحالی کا فکر دامنگیر رہتا۔ وصیت بحال ہونے پر آپ کو اتنی خوشی تھی۔ جیسے کوئی بہت بڑا خزانہ ہاتھ آ گیا ہو۔ گزشتہ سال آپ نے ایک رؤیا دیکھا کہ وفات ہو گئی ہے نعش پر عزیزوں کے اکٹھا ہونے۔ تجہیز و تکفین کرنے کا تمام نظارہ خواب میں معلوم ہوتا رہا۔ لیکن طاقتِ گویائی سلب تھی۔ چنانچہ فرمانے لگے۔ کہ جب میری نعش کو صندوق میں رکھ کر ایک ٹرک میں اس لئے لادا گیا کہ اسے ربوہ لے جایا جائے۔ تو خاندان کے لوگوں میں جھگڑا ہو گیا۔ چنانچہ کچھ دیر کے بعد ٹرک ربوہ کی جانب روانہ ہو گیا۔ جب ٹرک تیز ہوا۔ تو ایک بہت بڑا اژدہا اس کا پیچھا کرتا دکھائی دیا۔ وہ پیچھا نہیں چھوڑتا تھا۔ ٹرک اور تیز ہوا کافی دور جا کر وہ اژدہا پیچھے رہ گیا۔ یا مڑ گیا۔ اور ٹرک صحیح سالم دیار ربوہ میں پہنچ گیا۔ غالباً اسی رؤیا کی بناء پر بھی آپ کو قرب وفات کا احساس تھا۔ سال کے دوران میں آپ نے کثرت سے قرآن کریم پڑھا اور سنا۔

۲۲ دسمبر کو جلسہ سالانہ کے لئے ربوہ آئے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی انہیں کمزوری محسوس ہوتی رہی۔ چنانچہ پورا جلسہ سننے کا موقعہ نہیں مل سکا۔ ۲ جنوری کو جلسہ سالانہ کے بعد بذریعہ کار انہیں بہلول پور لے جایا گیا۔ ظاہری طور پر سوائے احساس کمزوری کے اور کوئی بیماری نہ تھی۔ حتےٰ کہ وفات کے روز بھی آپ نے دانت صاف کئے ناشتہ کیا باتیں کرتے رہے۔ لیکن شاید انہیں یقین ہو چکا تھا۔ کہ جہانِ ناپائیدار میں وہ آخری رات کو الوداع کہہ چکے ہیں۔ اس روز انہوں نے ہر چھوٹے بڑے کو ملنے کی خواہش کی۔ اور ان سے قرآن کریم پڑھنے تسبیح و تحمید بلند آواز سے دہرانے کی تلقین کی۔ چونکہ وہ اپنے تمام خاندان میں سب سے معمر تھے۔ اکثر کو پیار دیا۔ دعا دی اور تسلی دینے کی کوشش کی۔ کسی دنیاوی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ کمزوری محسوس کر کے ڈاکٹر کو بلانے کے لئے کہا لیکن ساتھ ہی یہ کہا مجھے کوئی تکلیف سوائے کمزوری کے نہیں۔ لیکن آخری سفر کو سہولت سے طے کرنے کی غرض سے ڈاکٹر بلوا لیا جائے۔ قریبی ہسپتال سے ڈاکٹر کو بلوا کر معائنہ کرایا گیا۔ تو اس نے کہا کہ دل دماغ اور نبض بالکل ٹھیک ہیں البتہ سینے پر کچھ بلغم ہے۔ جو تشویشناک نہیں۔ یہ سن کر ہاتھ کے اشارہ سے کہا۔ کہ اسے کیا علم ہے ساتھ ہی مسکرا دیئے۔

آواز ختم ہو چکی تھی۔ لیکن اس وقت بھی قرآن کریم کی آیات اور استغفار و تسبیحات زبان پر جاری تھیں۔ ان کا نوکر جو خاص طور پر انہی کی خدمت میں رہا کرتا تھا سامنے آیا۔ تو اشارہ کیا کہ میری بات سنے۔ لیکن سادگی سے وہ بجائے کان ان کے منہ کے قریب لے جانے کے منہ سامنے رکھ کر بات سننے کی کوشش کرتا رہا۔ چنانچہ حضرت چوہدری صاحب نے ہاتھ اوپر کر کے اس کا کان کھینچا۔ لیکن ان کے بڑے صاحبزادہ چوہدری عصمت اللہ خان صاحب نے کہا کہ آپ مجھے بتائیں کہ کیا کہنا ہے۔ چنانچہ ان کے کان میں چوہدری صاحب نے کہا کہ اسے کہو اللہ اکبر کہے۔ غالباً اسے یہ سبق دینا مقصود تھا۔ کہ میں کوئی چیز نہیں۔ اصل رازق خدائے اکبر ہے۔

کمزوری جب زیادہ ہو گئی تو اشارہ سے کچھ لکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ایک کاغذ لایا گیا جسے ہاتھ سے آپ نے رد کر دیا۔ چنانچہ ایک پیڈ اور قلم دیا گیا۔ قلم سے لکھ نہ سکے۔ تو ایک پنسل دی گئی۔ چوہدری عصمت اللہ صاحب نے کہنی کے نیچے اپنے ہاتھ سے سہارا دیا۔ تو آپ نے لکھا کہ:-

”میں سچے دل سے حضرت مرزا صاحب کو خدا کا رسول سمجھتا ہوں۔“

اس کے نیچے اس جوش سے لکیر کھینچی کہ آپ کی کہنی مکرم چوہدری عصمت اللہ صاحب کے ہاتھ کے نیچے سے آ گئی۔ دوبارہ سہارا دیا گیا۔ تو ایک اور فقرہ تحریر فرمایا جس میں صرف ”میری اولاد“ کے الفاظ ہی پڑھے جا سکے ہیں نیچے دستخط کئے۔ لیکن کوشش کے باوجود تاریخ نہ لکھ سکے۔ غالباً ان کی تحریر کا مقصد اپنی اولاد میں سے ان چند افراد کو سمجھانا تھا جو مسئلہ نبوت کے بارہ میں جماعت لاہور کے مسلک کی جانب مائل تھے۔

کمزوری بڑھتی گئی۔ لیکن آپ کے لبوں

(باقی دیکھیں صفحہ … پر)

بعث بعد الموت کی ضرورت اور اس کا ثبوت

علوم جدیدہ کی روشنی میں

(از جناب میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب ۔ پشاور)

مذہب کی چار اہم اغراض ہیں۔ ہر کامل مذہب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ان سب کو احسن طور پر پورا کرے۔ قرآن کریم نے ان چاروں کی اہمیت اور ضرورت کو مفصل اور مدلل طور پر بیان کیا ہے۔ (۱) مذہب کا فرض ہے۔ کہ وہ انسان کو اس کے خالق (اللہ تعالیٰ) کا علم دے۔ (۲) اخلاقی تعلیم دے۔ (۳) تمدنی ضروریات کا حل بتائے۔ (۴) انسان کا انجام بتائے۔ کہ مرنے کے بعد وہ کہاں جائے گا۔ اور اس کے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔

اس وقت میں سب سے آخری غرض یعنی انسان کے انجام (بعث بعد الموت) کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ مسئلہ بہت ہی اہم اور ضروری ہے۔ مگر ساتھ ہی بہت دقیق اور فوق الادراک ہے۔ اسی لئے ضروری ہے۔ کہ اس کو آسان اور عام فہم طریق پر واضح کیا جائے۔ متقدمین نے اپنے زمانہ کی ضرورت۔ لوگوں کی فہم اور علمی ترقی کے مطابق اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کی سعی کی ہے۔ مگر حق یہ ہے۔ کہ جس رنگ میں اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بادیک علمی مضمون پر از روئے قرآن مجید روشنی ڈالی ہے۔ یہ حضرت سلطان القلم کا ہی کام تھا۔ پس یہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے کارناموں میں سے ایک نہایت شاندار کارنامہ ہے۔ کہ آپ نے اس مسئلہ پر جو کہ ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ روشنی ڈال کر ہمارے ایمان کو نہایت پختہ بنا دیا۔

حل کا طریق

اس مسئلہ کا انکار نہ صرف اس دجالیت اور ضلالت کے زمانہ میں شدت سے ہو رہا ہے۔ بلکہ زمانۂ جاہلیت میں بھی کفار مکہ اس کا انکار کرتے تھے۔ چنانچہ ایک بدوی کا شعر ملاحظہ ہو کہ کس ملحدانہ لہجہ میں وہ اس اہم دینی صداقت کا جو مذہب کی روح رواں ہے۔ انکار کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ ؎

اموت ثم بعث ثم نشرٌ
حدیث خرافۃ یا ام عمرو

یعنی مرنا، پھر زندہ ہونا، پھر حشر و نشر ہونا اے ام عمرو! (اپنی بیوی سے خطاب ہے) یہ باتیں خرافات سے ہیں" (نعوذ باللہ)

یہ مسئلہ مجرد عقل سے حل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ عقل مافوق الطبیعات تک نہیں جاتی۔ پس اس کے حل کے لئے ضروری ہے۔ کہ الہام اور کشف کی روشنی میں اس کو حل کیا جائے۔ کیونکہ اُخروی زندگی کی حقیقت کو دنیا کی آنکھ نہ دیکھ سکتی ہے۔ نہ کان سن سکتے ہیں۔ اور نہ ہی انسانی قلب اور اس کا فکر اس کا تصور کر سکتا ہے۔

اہمیت

ایمان ذات باری تعالےٰ کے بعد معاد یا بعث کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ اور ہر نبی کا یہ اہم اور مقدم کام ہے۔ کہ وہ ذات باری پر ایمان پیدا کر کے قیامت پر یقین پیدا کرے۔ کیونکہ یہ ایمان کا ضروری جزو ہے۔

قیامت کے متعلق نظریے

موت کے بعد بعث کے متعلق مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ بعض اس کے سرے سے ہی منکر ہیں۔ بعض اس دنیا میں ہی جنت بتاتے ہیں۔ بعض مادی جنت کے قائل ہیں۔ بعض اس کو صرف روحانی قرار دیتے ہیں۔ بعض ابدی جنت اور دوزخ کے قائل۔ اور بعض دونوں کو عارضی قرار دیتے ہیں۔ بائیبل میں اخروی زندگی کا ذکر تک نہیں۔ یہودی مذہب میں قیامت کا ذکر نہیں۔ پارسیوں کی کتاب میں اجمالاً ذکر ہے۔ البتہ قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے۔ جو اس کو ایک مکمل ضابطہ کے رنگ میں مدلل بیان کرتی ہے۔ سوائے اسلام کے ہر مذہب و ملت اور فرقہ نے ٹھوکر کھائی ہے۔ بعض آواگون یا تناسخ کے چکر میں پڑ گئے اور ایک فرقہ روحوں کو واپس بلا کر ان سے کلام کرنے کا مدعی ہے۔ جیسے سپر چولسٹ لوگ۔ قرآن کریم نے یہ نظریہ قائم کیا ہے۔ کہ جنت دائمی ہے اور جہنم منقطع ہونے والی چیز ہے۔ بعث بعد الموت بہرحال حق ہے۔

حیات اخروی کی ضرورت

واضح ہو کہ معاد (بعث) کے عقیدہ پر تمام اعمالِ حسنہ کا مدار ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر کوئی نیکی نیکی کی خاطر نہیں ہو سکتی۔ اور کوئی عمل ریا سے پاک ہو کر خالصتاً لوجہ اللہ ہو نہیں سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ انسان پولیس کے ڈر سے جرائم سے بچے۔ یا بدنامی اور بیماری کے خوف سے بدکاری سے رکے۔ یا کاروبار چلانے اور اعتبار جمانے کے لئے سچ کر لے۔ یا سچائی اور دیانت پر قائم رہے۔ مگر یہ حقیقی طہارت کا موجب نہیں ہوں گے۔ آخرت کا عقیدہ ہی تقویٰ کی اصل بنیاد ہے۔ آخرت میں ہی روح کی تکمیل ہوگی۔ یہی عقیدہ ہے جو انسان کو موت سے نڈر بنا دیتا ہے۔ ملک قوم اور دین کے لئے سچی قربانیوں پر آمادہ کرتا ہے۔ ورنہ اس دنیا کو منتہا قرار دینے والے تو دنیاوی لذات کی طرف راغب رہتے ہیں۔ اور جسمانی آرام اور آسائش کو کسی صورت میں بھی چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اس دنیا میں انسان کے کئی اعمال نامکمل رہ جاتے ہیں۔ کئی بدکار سزا سے بچ جاتے ہیں۔ اور کئی بے گناہ مارے جاتے ہیں۔ پس اس جہان کی کوتاہیوں اور بے انصافیوں اور مظالم کی تلافی کے لئے ضروری ہے کہ کوئی اخروی زندگی ہو۔ جہاں اعمال کی اصل حقیقت ظاہر کر کے ہر ایک کو جزا سزا دی جائے۔ اور روحانی امراض کا علاج کیا جائے۔ اگر معاد یا بعث کا نظام نہ ہو۔ تو کائناتِ عالم کا یہ سارا نظام عبث ٹھہرتا ہے۔ اور یہ اتنا عظیم الشان کارنامۂ قدرت جو کروڑہا سال سے انسان کی خدمت کے لئے بنا ہوا ہے۔ ایک کھیل اور مذاق بن کر رہ جاتا ہے۔ اسی کی طرف آیت قرآنی اشارہ کر رہی ہے۔

افحسبتم انما خلقنٰکم عبثاً وانکم الینا لا ترجعون۔ تخلیق انسانی بھی حشر کی ضرورت ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ حشر صرف اسی وجود کا ہو سکتا ہے۔ جو بالارادہ ہو یعنی نیکی اور بدی پر قادر ہو۔ اسی واسطے حشر صرف انسان کا ہے۔ عام جانوروں کا نہیں ہے۔

بعث کے انکار کی وجہ

یہ مسئلہ جس قدر اہم اور ضروری ہے۔ اتنا ہی اس زمانہ میں اس کا انکار ہو رہا ہے۔ اس کی بڑی وجہ گناہوں کی کثرت اور دلوں کا زنگ ہے۔ یا پھر یہ ایک ہسٹیریا والی ذہنیت کا مظاہرہ ہے۔ کہ جس حقیقت کا سامنا بلکہ اس کا تصور بھی جسم میں لرزہ پیدا کر دینے والا اور روح کو کپکپا دینے والا ہو۔ اس کا انکار ہی کر دیا جائے۔ جس طرح آج کل بعض لوگ جنگ کی ہلاکت آفرینیوں کا تصور برداشت نہ کر کے کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ جنگ نہیں ہوگی۔ مگر ظاہر ہے کہ ایسی باتوں سے حقیقت ٹل نہیں سکتی۔ اور انسان آخرت کے سفر کی تیاری نہ کرنے کی وجہ سے سخت گھاٹے میں رہتا ہے۔

انسانی پیدائش کی غرض

نقطۂ نگاہ اور ذہنیت کا بھی انسان کے اعمال پر گہرا اثر ہے۔ مغربی دنیا کا نقطۂ نگاہ انسانی پیدائش کی غرض و غایت کے متعلق بہت مختلف ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ یہ دنیا ہی مقصود ہے۔ جو اس جہان میں کامیاب رہا۔ اور قانون اور پولیس کی گرفت سے بچا رہا۔ وہ فلاح پا گیا۔ کیونکہ اگلا جہان محض ڈھونگ ہے۔ اور کمیونسٹ فلاسفروں کے قول کے مطابق مذہب محض ایک افیون ہے۔ اور حیات آخرت ایک افسانہ اور واہمہ ہے۔ جو ناکام مذہبی رہنماؤں نے اپنے سادہ لوح مریدوں کو خوش کرنے اور اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے بنا رکھا ہے (نعوذ باللہ) مگر اسلام اس کے برخلاف یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالےٰ کا کامل عبد بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ پیدائش کی یہ اہم غرض اس جہان میں جو دار الابتلاء ہے۔ حقیقی اور کامل طور پر پوری نہیں ہو سکتی۔ پس ضروری ہے کہ روحِ انسان کو ایک اعلیٰ اور ارفع لطیف مقام پر بعد وفات نشو و نما دے کر ارتقائی منازل سے گزارا جائے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے ہیں:-

"جس چیز کے قویٰ ایک اعلیٰ سے اعلیٰ کام کر سکتے ہیں۔ اور پھر آگے جا کر ٹھہر جاتے ہیں۔ وہی اعلیٰ کام اس کی پیدائش کی علتِ غائی سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً بیل کا کام اعلیٰ سے اعلیٰ قلبہ رانی یا آبپاشی یا باربرداری ہے۔ ... مگر جب ہم انسان کی اعلیٰ سے اعلیٰ قوتوں کو ٹٹولتے ہیں۔ کہ اس میں اعلیٰ سے اعلیٰ کونسی قوت ہے۔ تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدائے اعلیٰ و برتر کی تلاش اس میں پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے۔ کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو۔ کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے۔ سب کچھ خدا کا ہو جائے ...... پس ظاہر ہے کہ انسان کا اعلیٰ کمال خدا تعالےٰ کا وصال ہے۔ لہٰذا اس کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف اس کے دل کی کھڑکی کھلے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۳)

ایک اور مقام پر کشتی نوحؑ میں حضور فرماتے ہیں:- کہ حقیقی معرفت ہی گناہ سوز ہے۔ انسان گناہ پر جو اس قدر دلیری کرتا ہے۔ تو اس کی وجہ معرفت ہی کی کمی ہے۔ دیکھو جس انسان کو یقین ہو کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے۔ وہ اس میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ یہی حال کسی کھانے میں زہر کا شبہ ہونے یا کسی بن میں شیر کے ہونے پر اس کا ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر انسان کو یقین ہو۔ کہ گناہ ایک زہر ہے۔ جس کو کھا کر انسان بچ نہیں سکتا۔ تو وہ اس پر کبھی دلیر نہ ہو۔ پس یہ اللہ تعالےٰ اور یوم آخرت پر ایمان کی کمی ہے۔ جو انسان دلیری سے اس کے احکام کی خلاف ورزی کرتا اور بدی میں مبتلا رہتا ہے۔

شہادت کی دو قسمیں

بعث کے منکرین کہا کرتے ہیں۔ کہ اگر کوئی مردہ دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں آ کر شہادت دے کہ حیات الآخرۃ برحق ہے۔ تو ہم مان لیں گے۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ نظری اور روحانی امور پر یہ طریق شہادت جو مادی امور کے متعلق ہے۔ چسپاں نہیں ہو سکتا۔ عدالتِ انصاف میں بھی دو طرح کی شہادت دی جاتی ہے۔ اور ایک دوسری کا بدل ہوتی رہتی ہے۔ یعنی واقعاتی شہادت (Direct) اور دوسرے دیگر امور اور کوائف جس کو circumstantial شہادت کہتے ہیں۔ اسی قسم کی شہادت ہم بعث بعد الموت کے متعلق بھی دے سکتے ہیں۔ مگر واقعاتی شہادت بعث کے متعلق ایسی ملنی مشکل ہے۔ کیونکہ رجوع موتیٰ سنت اللہ کے خلاف ہے کیونکہ اس طرح انسانی پیدائش کی غرض بر ابتلا اور

(باقی صفحہ پر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذوالجلال خدا محض نبی کریم کے ذریعہ ہم پر ظاہر ہوا

"ہمیں بہت فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے۔ خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے۔ وہ خدا تو نہیں۔ مگر اس کے ذریعہ ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے۔ خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے۔ اگر اسلام نہ ہوتا۔ تو اس زمانہ میں اس بات کو سمجھنا محال تھا کہ نبوت کیا چیز ہے۔ اور کیا معجزات بھی ممکنات میں سے ہیں۔ اور کیا وہ قانون قدرت میں داخل ہے۔ اس عقدہ کو اسی نبی کے دائمی فیض نے حل کیا اور اسی کے طفیل سے اب ہم دوسری قوموں کی طرح صرف قصہ گو نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کا نور اور خدا کی آسمانی نصرت ہمارے شامل حال ہے۔ ہم کیا چیز ہیں جو اس شکر کو ادا کر سکیں کہ وہ خدا جو دوسروں پر مخفی ہے۔ اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے۔ وہ ذوالجلال خدا محض اسی نبی کریم کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہوا۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۰۹)

حج بیت اللہ کی تڑپ

میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام پاک کو
جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تری ام الکتاب
(کلام محمود)

اگر آپ کے دل میں بھی یہ تڑپ ہے تو تحریک حج کی رکنیت قبول فرمائیے۔

(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

کام بہت بڑا ہے اور وقت تھوڑا رہ گیا ہے!

۱ - دفتر اول سال ۲۱ کے وعدے جو وصول ہوئے ہیں۔ وہ متوقع میزان کا قریباً نصف بنتے ہیں لیکن دفتر دوم کے سال ۱۱ کے موصول شدہ وعدے مطلوبہ رقم کی ایک چوتھائی سے بھی کم ہیں۔

۲ - جماعت کے محترم امیروں، پریذیڈنٹوں اور مالی سکرٹریوں نیز خدام الاحمدیہ (جن کے ذمہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر دوم کے وعدے حاصل اور وصول کرنے کا کام سپرد کیا ہے) کے قائدین زعماء عہدہ داران اور ممبران سے پر زور درخواست ہے کہ وہ مرکز کو وعدوں کی فہرستیں بھجوانے کے لئے نہایت مستعدی۔ توجہ اور کوشش سے ایسا انتظام کریں۔ کہ دفتر اول کے وعدوں کی میزان اڑھائی لاکھ تک اور دفتر دوم کے وعدوں کی میزان چار لاکھ تک پہنچ جائے۔

۴ - جتنے وعدے روزانہ حاصل ہوسکیں۔ انہیں بصورت قسط ہر تیسرے دن مرکز میں بھجواتے رہیں تا وکالت مال حضرت امیر المومنین کے حضور دعا کی درخواست کے ساتھ جماعتوں کی مساعی باقاعدہ پیش کر سکے۔ یہ نہایت ضروری گذارش ہے۔

۵ - کوئی مرد۔ عورت بچہ جماعت کا ایسا نہ رہ جائے۔ جو تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت سے محروم رہ جائے۔ نادار اور بے روزگاروں کی طرف سے کم سے کم رقم بھی لی جاسکتی ہے۔

۶ - یاد رہے کہ آپ کی قربانیوں سے انشاء اللہ تعالیٰ دنیا کے ویرانے آباد ہوں گے۔ ظلمتکدوں میں آسمانی روشنی کے مینار تعمیر ہوں گے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک جھنڈا ربع مسکون میں ہر جگہ لہرائے گا۔

اے بلال بکوش شید و برائے حق بجوشید

درخواستہائے دعا

۱ - میرے والد ملک میر محمد صاحب آف نوشہرہ ککے زئیاں کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم ان کو صحت عطا فرمائے۔ (ملک عبدالعظیم خان ٹھیکیدار نوشہرہ ککے زئیاں)

۲ - مرزا نذیر احمد صاحب آڈیٹر سی ایم اے راولپنڈی عرصہ پانچ ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد صحت کاملہ عطا فرماوے۔ آمین

(خاکسار مرزا عبدالعزیز ربوہ)

قدموں پہ ترے میری ہے جبیں

از خواجہ بشیر احمد صاحب آف رنگون حال وارد — لاہور

۱ - قدموں پہ ترے میری ہے جبیں
اقرار ہے اپنے گناہوں کا
اظہار ہے شرم وندامت کا
دھتکار نہ دینا در سے کہیں
قدموں پہ ترے میری ہے جبیں

۲ - ہے سوئی ہوئی تقدیر مری
بے کار ہے ہر تدبیر مری
گیا ہوگا، مجھے معلوم نہیں
قدموں پہ ترے میری ہے جبیں

۳ - ہیں تیز بہت غم کے دھارے
سیلاب حوادث ہیں پیارے
بہ جائے نہ کشتی میری کہیں
قدموں پہ ترے میری ہے جبیں

۴ - منزل ہے پُرخوف وخطر
لیکن ہے کرم پر تیرے نظر
آ۔ قلب کو آکر دے تسکیں
قدموں پہ ترے میری ہے جبیں

۵ - سُنتے ہو مری فریاد کو تم
آؤ گے مری امداد کو تم
اے کاش، اگر آجائے یقیں
قدموں پہ ترے میری ہے جبیں

۶ - آجاؤ تمہیں آنا ہے اگر
دل کو مرے سمجھو اپنا گھر
تھم جائیں نہ آنسو میرے کہیں
قدموں پہ ترے میری ہے جبیں

۷ - رستے کی مسافت کیا ماپیں
اور کتنا ہے پانی کیا جانچیں
مل جاؤ جہاں منزل ہے وہیں
قدموں پہ ترے میری ہے جبیں

۸ - ہو میرے ولی تم۔ پھر کیا غم
سمجھو لو کہ زمانے بھر کے ستم
پہلو میں ترے، کچھ خوف نہیں
قدموں پہ ترے میری ہے جبیں

۹ - سینے سے لگا کر رولوں میں
سب داغ گنہ کے دھولوں میں
اک بار اگر مل جاؤ کہیں
قدموں پہ ترے میری ہے جبیں

۱۰ - یہ میری آنکھ کے تارے ہیں
اور قلب وجگر کے پارے ہیں
یہ اشک ہیں میرے دُرِّ ثمیں
قدموں پہ ترے میری ہے جبیں

۱۱ - آجاؤ تمہیں پہچان لیا
تم میرے خدا ہو مان لیا
اے مان بھی جائے عرش مکیں
قدموں پہ ترے میری ہے جبیں

۳ - میرا لڑکا نذیر احمد ٹائیفائڈ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد شفا بخشے۔

(خاکسار محمد شفیع زرگر احمدی چک ۱۲۶ ضلع جھنگ تحصیل چنیوٹ)

مبلغ اسلام کی سات امتیازی خوبیاں

(از محمد طفیل صاحب منیر جامعۃ المبشرین ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ قرار دیا ہے کہ "تا دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غلبہ دلایا جائے" اسی مقصد کی پیروی کرتے ہوئے ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی بنیاد رکھی جس کا مقصد غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کرنا ہے۔ ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد درج کیا جاتا ہے۔ جس میں تبلیغ اسلام کرنے والوں کی چند بنیادی خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"مجھ سے پوچھا گیا تھا کہ امریکہ اور یورپ میں تعلیم اسلام پھیلانے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ کیا مناسب ہے کہ بعض انگریزی خوان مسلمانوں میں سے یورپ اور امریکہ میں جائیں اور وعظ اور منادی کے ذریعہ سے مقاصد اسلام ان لوگوں پر ظاہر کریں؟..... میں ہرگز مناسب نہیں جانتا کہ ایسے لوگ جو اسلامی تعلیم سے پورے طور پر واقف نہیں اور اس کی اعلیٰ درجہ کی خوبیوں سے بکلی بے خبر اور نیز زمانہ حال کی نکتہ چینیوں کے جوابات پر کامل طور پر حاوی نہیں ہیں اور نیز روح القدس سے تعلیم پانے والے ہیں وہ ہماری طرف سے وکیل ہو کر جائیں۔ میرے خیال میں ایسی کارروائی کا ضرر اس کے نفع سے اقرب اور اسرع الوقوع ہے الاماشاء اللہ۔ بلاشبہ یہ بات سچ ہے کہ یورپ اور امریکہ نے اسلام پر اعتراضات کرنے کا ایک بڑا ذخیرہ پادریوں سے حاصل کیا ہے اور ان کا فلسفہ اور علم طبعی بھی ایک الگ ذخیرہ نکتہ چینی کا رکھتا ہے۔ میں نے دریافت کیا ہے کہ تین ہزار کے قریب حال کے زمانہ نے وہ مخالفانہ باتیں پیدا کی ہیں۔ جو اسلام کی نسبت بصورت اعتراض سمجھی گئی ہیں۔ حالانکہ اگر مسلمانوں کی لاپروائی کوئی بدنتیجہ پیدا کرے تو ان اعتراضات کا پیدا ہونا اسلام کے لئے کچھ خوف کا مقام نہیں بلکہ ضرور تھا وہ پیدا ہوتے۔ تا اسلام اپنے ہر یک پہلو سے چمکتا ہوا نظر آتا۔ لیکن ان اعتراضات کا کافی جواب دینے کے لئے کسی منتخب آدمی کی ضرورت ہے۔ جو ایک دریا معرفت کا اپنے صدر منشرح میں موجود رکھتا ہو جس کے معلومات کو خدا تعالیٰ کے الہامی فیض نے بہت وسیع اور عمیق کر دیا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا کام ان لوگوں سے کب ہو سکیگا جن کی سماعی طور پر نظر محیط نہیں۔ اور اگر ایسے سفیر گر یورپ اور امریکہ میں جائیں تو کس کام کو انجام دیں گے اور مشکلات پیش کردہ کا کیا حل کریں گے اور ممکن ہے کہ ان کے جاہلانہ جوابات کا اثر معکوس ہو جس سے کفور اسا ولولہ اور شوق بھی جو حال میں امریکہ اور یورپ کے بعض منصف دلوں میں پیدا ہوا ہے جاتا رہے"۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۳۱۴ تا ص۳۱۵)

اس عبارت کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مبلغ اسلام کے لئے مندرجہ ذیل سات خصائص سے متصف ہونا ضروری ہے۔ تبھی وہ اسلام کی صحیح نمائندگی کر سکے گا۔

اوّل:۔ وہ اسلامی تعلیم سے پورے طور پر واقف ہو

دوم:۔ زمانہ حال کی سائنس اور فلسفہ کی نکتہ چینیوں اور ان کے جوابات پر کامل طور پر حاوی ہو۔

سوم:۔ اسکے محض خشک منطقی دلائل از بر نہ ہوں بلکہ اپنے اندر روحانیت رکھتا ہو۔ اور روح القدس کی تائید اسے حاصل ہو۔

چہارم۔ امریکہ و یورپ کے پادریوں نے اسلام پر جو اعتراضات کئے ہیں ان سے بخوبی واقف ہو۔

پنجم:۔ وہ قرآنی تعلیم کا ایک زندہ نمونہ ہو۔ تا وہ اپنے عمل سے ثابت کر سکے کہ واقعی قرآنی تعلیم قابل عمل ہے۔

ششم:۔ معرفت علوم دینی و دنیوی کا دریا اپنے صدر منشرح میں رکھتا ہو۔

ہفتم:۔ اُس کی معلومات کو خدا تعالیٰ کے الہامی فیض نے وسیع اور عمیق کر دیا ہو۔

یہ وہ سات اوصاف ہیں جو کہ ہر مبلغ اسلام میں موجود ہونے چاہئیں۔ اور چونکہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد عموماً اور تحریک وقف زندگی کا ہر فرد عموماً اور تحریک وقف زندگی کا ہر فرد خصوصاً مبلغ اسلام ہے اس لئے ان سب کو اپنے اندر مذکورہ بالا خصائص پیدا کرنے چاہئیں۔ تا وہ اسلام کی صحیح نمائندگی کر سکیں اور جب وہ میدان تبلیغ میں نکلیں تو ان خوبیوں کی بدولت ہر مقام میں کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیں ان اوصاف سے متصف فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فطرانہ عید فنڈ اور قربانی کی کھالوں کی رقوم

بعض جماعتوں نے تاحال مذکورہ بالا فنڈوں کی رقوم مرکز میں ارسال نہیں کیں لہذا متعلقہ امراء پریذیڈنٹ اور سیکرٹریان مال کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ ان فنڈوں کی رقوم کو جو ان کے پاس موجود ہوں جلد مرکزی خزانہ میں داخل فرمائیں۔

(ناظر بیت المال)

اسلام میں اطاعت کا معیار

(از محمد اسلم صاحب فاروقی جامعۃ المبشرین ربوہ)

اسلام فتنوں کے سدباب اور امن کے قیام کا زبردست حامی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم میں اس بات پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ مسلمان حتی الوسع اپنے امیر کی فرمانبرداری اور اطاعت کریں۔ اور اطاعت کے جوئے کو گردن پر سے اتارنے کا خیال تک دل میں نہ لائیں۔ بلکہ اس معاملہ میں حضور نے یہاں تک تاکید فرمائی ہے کہ لوگوں کو چاہیئے کہ حقوق کو غصب ہوتے دیکھ کر بھی صبر کریں۔ اور اپنے امراء کی طرف سے ظلم اور تعدی تک برداشت کریں۔ اور بغاوت اور تفرقہ کے راستہ پر قدم نہ ماریں۔ چنانچہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اے مسلمانو! میرے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ تم پر ایسے ایسے لوگ امیر بنیں گے جو تمہارے حقوق غصب کریں گے۔ اور ایسی ایسی باتیں کریں گے جو بہت ناپسندیدہ ہوں گی۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کہ ایسے حالات میں حضور ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنے امیروں کے حقوق انہیں ادا کرو۔ اور اپنے حقوق خدا تعالےٰ سے مانگو"۔ (بخاری)

ایک اور حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص امیر کی اطاعت سے خروج کرتا ہے اور جماعت کا شیرازہ بکھیرنے کی کوشش کرتا ہے وہ اگر بغیر توبہ کئے اسی حالت میں مر جائے تو اس کی موت غیر اسلامی موت ہو گی۔ (مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبادہؓ بن الصامتؓ روایت کرتے ہیں کہ:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے بیعت میں یہ اقرار لیا کرتے تھے کہ ہم ہر حال میں اپنے امیر کی اطاعت کریں گے۔ عسر میں اور یسر میں پسندیدگی کی حالت میں اور ناپسندیدگی کی حالت میں خواہ ہمارے حقوق ہمیں ملیں یا ہم سے چھینے جائیں۔ اور یہ کہ ہم کسی حالت میں بھی اپنے امیروں کے ساتھ امارت کے معاملہ میں تنازعہ نہیں کریں گے۔ ہاں اگر اگر تم اپنے امیر کو رویہ میں کھلا کھلا کفر پاؤ تو پھر تمہیں اس کے ساتھ امارت کے معاملہ میں تنازعہ کرنے کا حق ہے۔

(بخاری کتاب الفتن)

اس حدیث سے بھی واضح ہے کہ اسلامی شریعت میں امیر کی اطاعت ہر حال میں فرض بلکہ واجب ہے۔ اور اسلام امیر کی نافرمانی کو قطعاً برداشت نہیں کرتا۔ بلکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے گویا میری اطاعت کی۔ بلکہ اس نے خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی۔ اس نے گویا میری نافرمانی کی بلکہ خدا تعالےٰ کی نافرمانی کی۔

انیس ۱۹ سالہ حساب بھیجا جا رہا ہے

تحریک جدید کے وہ مجاہدین جن کے ذمہ انیس سالہ حساب میں سے کچھ نہ کچھ بقایا ہے ان کو دس سال کے بعد سال ۱۱ تا ۱۹ کا تفصیلی حساب بھیج کر مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنا بقایا جلد تر صاف کریں۔ چنانچہ بعض احباب ادا کر چکے ہیں بعض کر رہے ہیں۔ لیکن ایک حصہ وہ بھی ہے۔ جس نے ابھی تک نہ جواب دیا ہے اور نہ رقم ارسال کی ہے اس لئے ایسے بقایا داران کو اپنے بقایا کے ادا کرنے اور اس کا جواب دینے کی طرف فوری توجہ کرنا چاہیئے اگر انہوں نے اس ماہ جنوری ۵۵ء کے اندر نہ جواب دیا اور نہ بقایا ادا کیا تو ظاہر ہے کہ بہر مجبوری ان کا نام فہرست سے کٹ جائے گا اور اس کی ذمہ داری دفتر پر نہیں ہوگی۔ بلکہ ان پر ہو گی جنہوں نے باوجود توجہ دلانے اور تفصیل حساب بھیجنے کے بھی خاموشی اختیار کی۔

بقایا داران کے علاوہ ان احباب کو بھی دس سال کے بعد سال ۱۱ تا ۱۹ کا تفصیلی حساب ارسال کیا جا رہا ہے۔ جن کے انیس ۱۹ سال پورے ادا ہیں۔ ان کو حساب بھیجنے کی غرض یہ ہے کہ فہرست اس طرح بن رہی ہے۔

پہلی فہرست ان کی جو ہر سال پہلے سال سے انیسویں سال تک اضافہ کرتے رہے

دوسری فہرست ان کی جو مطابق قواعد یعنی چوتھے سال میں پہلے سال کے برابر دے کر پھر دسویں سال تک اضافہ کیا ہو۔ اور پھر گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر دے کر بڑھایا ہو۔ جن کا ان قواعد کے مطابق ہوگا۔ وہ دوسری فہرست میں ہوں گے۔

تیسری فہرست ان کی ہوگی جو ان قواعد سے کم دیتے رہے۔ اور صرف سالانہ پانچ روپیہ کی شرط کو پورا کیا ہے۔ پس انیس سال جن کے پورے ہیں ان کو حساب بھیج کر یہ عرض کیا جا رہا ہے کہ وہ اگر فہرست ۲ میں ہیں تو اگر توفیق ہے تو اضافہ کر کے ۱ میں آجائیں۔ اور جو فہرست ۳ میں ہیں۔ وہ اگر توفیق رکھتے ہیں تو فہرست ۱ میں ہو جائیں۔

اگر ان کی طرف سے نہ جواب آیا اور نہ مزید رقم ملی تو ان کا یہی حساب اسی طرح کتاب میں شائع ہوگا۔ اور پھر ان کو کوئی شکوہ دفتر سے نہیں ہوگا۔ پس اب جن کے پورے انیس ۱۹ سال ادا نہیں وہ اپنا حساب دیکھ کر تسلی کر لیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

بعث بعد الموت کی ضرورت

(بقیہ صفحہ ۴)

امتحان ہے باطل ہو جاتی ہے۔ بعث بعد الموت کے لئے قسم دوم کی شہادت موجود ہے۔

بعث کی حقیقت

سب سے پہلا سوال اس جگہ یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ بعث کی کیا حقیقت ہے؟ اس کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ مرنے کے بعد انسان پھر اٹھایا جائے گا۔ اور اس کے اعمال کا اس سے حساب لیا جائے گا۔ جو اچھے اعمال کرنے والا ہوگا۔ اس سے نیک سلوک کیا جائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کے احکام کا توڑنے والا ہوگا۔ اسے سخت سزا دی جائے گی۔ اور کوئی تدبیر نہیں جو انسان کو اس بعث سے بچا سکے۔ خواہ اس کی ہڈیاں تک جلا دی جائیں۔ خواہ اس کے جسم کو ہوا کے پرندے یا جنگل کے درندے کھا جائیں خواہ زمین کے کیڑے اس کے ذرے ذرے کو جدا کر دیں۔ وہ پھر بھی اٹھایا جائے گا۔ اور اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حساب دیگا۔ کیونکہ اس کی قدرتِ کاملہ اس امر کی محتاج نہیں۔ کہ اس کا پہلا جسم ہی موجود ہو۔ تب ہی وہ اس کو پیدا کر سکتا ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ اس کے باریک سے باریک ذرہ یا لطیف حصہ روح سے بھی پھر اس کو پیدا کر سکتا ہے۔ اور ہوگا بھی اسی طرح۔ جسم خاک ہو جاتے ہیں۔ مگر ان کے باریک ذرات فنا نہیں ہوتے۔ اور نہ وہ روح جو جسم انسانی میں ہوتی ہے۔ خدا کے اذن کے بغیر فنا ہو سکتی ہے" (دعوت الامیر صفحہ ۸)

کیا بعث صرف روح کا ہے یا جسم بھی شامل ہوتا ہے

یہ ایک اہم سوال ہے جو صدیوں سے زیر بحث رہا ہے۔ بعض لوگ اخروی زندگی کو صرف ایک روحانی کیفیت جانتے ہیں۔ بعض اس کو جسمانی قرار دیتے ہیں۔ حسنؒ اور قتادہؒ کے نزدیک اخروی زندگی اسی مادی جسم کے ساتھ ہوگی۔ مگر حضرت ابن عباس رضؓ کا عقیدہ تھا۔ کہ صرف ارواحِ انسانی کو اگلے جہان میں زندگی دی جاتی ہے۔ متقدمین میں سے حضرت امام غزالی رحؒ جسم کی بعثت کے قائل تھے۔ انہوں نے تو حشر اجساد کے منکرین پر کفر کا فتویٰ بھی لگایا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی بھی اجسام کے حشر کے قائل تھے۔ جس کی تفصیل حجۃ اللہ البالغہ میں دوست دیکھ سکتے ہیں۔ ان کے نزدیک جسم انسانی کے اندر روح حقیقی کے علاوہ ایک اور لطیف بخار ہے۔ جس کو وہ روح ہوائی اور نسمہ کہتے ہیں، یہ نسمہ بھی اخلاط کی کمی بیشی کی وجہ سے تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ مگر روح حقیقی ان تغیرات سے پاک ہوتی ہے۔ مگر اس کو نسمہ اور بدن دونوں سے تعلق ہوتا ہے۔ جب نسمہ کا بدن انسانی سے انفکاک ہو جاتا ہے۔ تو اسی انفکاک کا نام موت ہے۔ لیکن موت سے روحِ قدسی کا نسمہ سے انفکاک نہیں ہوتا۔ بلکہ انسانی موت روح اور نسمہ کے لئے نشأۃ ثانیہ ہوتی ہے۔

احمدیت کی تعلیم کی روشنی میں ہمارا بھی یہ عقیدہ ہے۔ کہ اخروی زندگی میں روح اور جسم دونوں شریک ہوں گے۔ مگر وہ ایک لطیف جسم ہوگا۔ جو اسی مادی جسم کے کسی لطیف (روحانی) ذرہ سے بنایا جائے گا۔ اور انسان اپنے ذہن میں اس نئے جسم کو پہلے مادی جسم کا تسلسل ہی سمجھے گا۔ اور یقین رکھے گا۔ کہ میں وہی آدمی ہوں جو دنیا میں رہا کرتا تھا۔ (الفرقان)

حضرت چوہدری عبداللہ خانصاحبؓ

(بقیہ صفحہ ۳)

کی حرکات سے قرآن کریم کے ساتھ عشق کا اظہار ہوتا رہا۔ ستے ہوئی۔ جس کے بعد نقاہت اور زیادہ ہو گئی اور مغرب کی اذان سے چند لمحات پہلے شمع احمدؐ کا یہ پروانہ اپنے آقا سے ملنے کے لئے خوشی و مسرت کے عالم میں اس کے حضور پیش ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی رؤیاء کے مطابق جب آپ کی نعش تیار ہو گئی تو آپ کے خاندان اور برادری کے بعض افراد نے اصرار کرنا شروع کر دیا کہ انہیں بہلول پور میں ہی دفن کیا جائے۔ چنانچہ اسی جھگڑے اور ٹرک ملنے میں تاخیر کے باعث گاؤں کے قبرستان میں بھی احتیاطاً قبر کھود دی گئی۔ لیکن چونکہ انہیں ان کی خواہش کے مطابق مرکز احمدیت میں دفن ہونے کی سعادت نصیب ہونی تھی ۱۱ کی دوپہر کے قریب ٹرک پہنچ گیا۔ اور خوش قسمت مسافر اپنی عمر کی ۸۸ منزلیں طے کرنے کے بعد اپنے متعلقین و احباب کو الوداع کہتا ہوا ربوہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باوجود ناسازیٔ طبع کے آپ کا جنازہ پڑھایا اور قطعۂ صحابہؓ میں آپ کو دفن کر دیا گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قبر تک جنازہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ اور سپرد خاک کرنے کے بعد دعاء فرمائی:

سیگاؤں ۲۳ جنوری۔ صدر آئزن ہاور کے خاص سفیر برائے جنوبی ویت نام سیگاؤں سے واشنگٹن روانہ ہو گئے۔ سیگاؤں میں ایک اعلان میں بتایا گیا۔ کہ امریکہ فرانس اور ویت نام میں ویت نامی فوج کی ازسرِ نو تنظیم کرنے کے

کومیلا کے قریب صدیوں پرانی ایک بستی کے آثار کی دریافت

خیال ہے یہ بستی آٹھویں اور بارھویں صدی کے درمیانی عرصہ سے تعلق رکھتی ہے

ڈھاکہ ۲۴ جنوری۔ کومیلا کے قریب محکمہ آثار قدیمہ نے کھدائی کر کے ایک پرانی بستی کے آثار دریافت کئے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ بستی آٹھویں اور بارھویں صدی کے درمیانی عرصہ میں آباد تھی۔ اس وقت جو جماعت اس بستی کی کھدائی میں مصروف ہے۔ اس کے انچارج افسر نے ٹیلیفون کے ذریعہ ڈھاکہ میں محکمہ آثار قدیمہ کو اطلاع دی ہے۔ کہ ابھی تک کوئی ایسی چیز تو نہیں ملی ہے۔ کہ جس سے اس بستی کا زمانہ یقینی طور پر معین کیا جا سکے۔ البتہ اس سے قبل جو آثار دریافت ہو چکے ہیں۔ ان کے ساتھ اس بستی کے آثار کا مقابلہ کرنے سے یہ گمان ہوتا ہے، کہ شاید یہ بستی آٹھویں اور بارہویں صدی کے درمیانی عرصہ سے تعلق رکھتی ہو۔ اس بستی میں ایک خانقاہ کے آثار بھی ملے ہیں۔ نیز بہت سے برتن دستیاب ہوئے ہیں۔ جن پر مختلف قسم کے نقش بنے ہوئے ہیں۔ پتھر کی بہت سی مورتیاں بھی ملی ہیں، جن میں سے بعض مہاتما بدھ کی مورتیاں ہیں۔ یہ کھدائی ایک پہاڑی پر ہو رہی ہے۔ جو کومیلا کے مغرب میں گیارہ میل تک چلی گئی ہے۔ اس وقت جس جگہ کھدائی ہو رہی ہے وہ کومیلا سے صرف پانچ میل دور ہے۔ کھدائی کا کام اس مہینے کی دس تاریخ کو شروع ہوا تھا۔ اور خیال ہے کہ یہ کام مارچ تک جاری رہیگا۔ کھدائی کرنے والی جماعت میں یونیورسٹیوں کے دس طلباء بھی شامل ہیں۔ ان میں سے چھ طلباء پنجاب یونیورسٹی کے۔ تین ڈھاکہ یونیورسٹی کے اور ایک راجشاہی یونیورسٹی کا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے طلباء میں تین لڑکیاں بھی۔ قیام پاکستان کے بعد یہاں کے محکمہ آثار قدیمہ کی زیر نگرانی یہ پہلی کھدائی ہے۔ جس کے نتیجے میں اہم تاریخی آثار برآمد ہوئے ہیں۔

ایرانی وفد کی مصروفیات

کراچی ۲۴ جنوری۔ ایران کا خیر سگالی وفد جو آجکل پاکستان آیا ہوا ہے۔ حیدرآباد اور سکھر کے اہم مقامات دیکھنے کے بعد کل تیسرے پہر کراچی واپس پہنچ گیا۔ اب وفد پشاور روانہ ہو رہا ہے۔

امریکہ میں ۳ کروڑ ۶۰ لاکھ طلباء زیر تعلیم ہیں

واشنگٹن ۲۴ جنوری۔ امریکہ کے دفتر مردم شماری کی ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت امریکہ کے سکولوں اور کالجوں میں ۳ کروڑ ۶۰ لاکھ ۸۳ ہزار طلباء زیر تعلیم ہیں۔ امریکہ کی تاریخ میں اس سے پہلے اتنے طلباء کبھی زیر تعلیم نہیں رہے تھے۔ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ ۴ سال میں امریکہ میں سکولوں اور کالجوں میں نام درج کرانے والے طلباء کی تعداد میں ۶۰ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔

صراحت سے ہی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس کے تحت امریکہ جنوبی ویت نام کو مالی امداد اور فوجی تربیت کی سہولتیں دیگا

صوبہ سرحد میں ملیریا کی روک تھام

حکومت ۲ لاکھ تیس ہزار سے زیادہ رقم خرچ کر چکی ہے

پشاور ۲۴ جنوری۔ صوبہ سرحد میں ملیریا کی روک تھام کا کام اب اور زیادہ وسیع کیا جا رہا ہے۔ پچھلے ایک سال میں صوبے کی نصف سے زیادہ آبادی کو ملیریا سے محفوظ کیا جا چکا ہے۔ ملیریا کی روک تھام کی مہم ۱۹۵۳ء میں شروع کی گئی تھی۔ اس مہم کے تحت صحت و صفائی کے عملے کے علاوہ کالج کے طلبہ اور متعدد رضاکار جماعتوں کے افراد تمام اضلاع اور قبائلی علاقوں میں پھیل گئے اور ڈی ڈی ٹی چھڑکنے کا کام نہایت محنت سے سرانجام دیا۔ یہ کام اب بھی جاری ہے۔ اور صوبائی حکومت اس پر ۲ لاکھ ۳۰ ہزار سے زیادہ رقم خرچ کر چکی ہے۔

فارموسا کے متعلق امریکی حکام کی کانفرنس

واشنگٹن ۲۴ جنوری۔ کل امریکی محکمہ خارجہ میں فارموسا کے قریب جنگی سرگرمیاں بند کرانے کے متعلق اعلیٰ سطح پر ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں امریکی دفتر خارجہ کے اعلیٰ افسروں برطانوی سفیر مقیم واشنگٹن اور آسٹریلیا و نیوزی لینڈ کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس سے پہلے یہ خبر آ چکی ہے۔ کہ امریکہ فارموسا کے علاقے میں جنگ بند کرانے کے لئے اگلے ہفتہ سلامتی کونسل میں قرارداد پیش کرنا چاہتا ہے۔

کشتی پر بمباری سے ۸۲ اشخاص ہلاک

لندن ۲۴ جنوری۔ نیو چائنا خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے۔ کہ نیشنلسٹ چین کے امریکی ساخت کے طیاروں نے چین کے ساحل پر ایک مسافر کشتی پر بمباری کی۔ جس سے ۸۲ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کشتی میں مزدور اور ان کے اہل و عیال سوار تھے۔

اٹلی میں فاشسٹ پارٹی کو زندہ کرنے کی کوشش

فلورنس ۲۴ جنوری۔ اٹلی کی ایک نئی فاشی جماعت کے آٹھ لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں۔ جو مسولینی کی فاشی پارٹی کو ازسرِ نو زندہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس پارٹی کو غیر قانونی قرار دیا جا چکا ہے۔

خوراک اور کپڑے کے مسائل بڑی حد تک حل ہو چکے ہیں

تمام زرعی الاٹمنٹ کو عنقریب مستقل کر دیا جائیگا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کا اعلان

لاہور ۲۴ جنوری۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون نے کہا ہے کہ خوراک اور کپڑے کے دونوں بڑے مسئلے حل ہو گئے ہیں۔ کل انہوں نے لاہور کے قریب ایک عام جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اب ایک گاؤں بھی ایسا نہیں ہے جہاں سستے داموں گیہوں نہ مل سکتا ہو۔ اسی طرح کپڑا بھی ہر جگہ بآسانی خریدا جا سکتا ہے۔ انہوں نے زمینداروں سے اپیل کی کہ وہ زراعت کے نئے طریقوں سے فائدہ اٹھائیں اور کیمیاوی کھاد کا استعمال کریں۔ آپ نے بتایا کہ مشرق وسطےٰ کے کئی ممالک میں زراعت کے نئے طریقے اختیار کرنے سے پیداوار میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ پنجاب میں عام طور پہ فی ایکڑ ۸ من کپاس پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جدید طریقوں کی بدولت اب مصر میں ۲۴ من فی ایکڑ کپاس پیدا ہو رہی ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ بناسپتی گھی کی پیداوار میں گذشتہ کئی سال کی نسبت پانچ گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح بنولہ الگ کرنے والے کارخانوں کی تعداد بھی پہلے کی نسبت چار گنا ہو گئی ہے۔ اب ایسے کارخانوں کی تعداد ۱۴۰۰ کے لگ بھگ ہے۔ نیز راولپنڈی میں چار لاکھ روپے کے سرمایہ سے تیل کا ایک اور کارخانہ قائم کیا گیا ہے۔ دوران تقریر میں وزیر اعلےٰ نے اعلان کیا کہ حکومت نے تمام زرعی الاٹمنٹ کو مستقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے آپ نے بتایا کہ ہندوستان کی طرف سے نہروں کا پانی روک لینے کے باعث جو صورت حال پیدا ہوئی ہے حکومت اس سے نپٹنے کے لئے بھی ضروری اقدامات کر رہی ہے۔

نوری السعید اب عرب وزراء اعظم کی کانفرنس میں شرکت کر سکیں گے

ڈاکٹروں نے انہیں قاہرہ جانیکا مشورہ دیدیا

بغداد ۲۴ جنوری۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ عراق کے وزیر اعظم جناب نوری السعید عرب وزراء اعظم کی کانفرنس میں شریک ہو سکیں گے۔ کیونکہ ڈاکٹروں نے رائے ظاہر کی ہے کہ ان کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ اور وہ اگر چاہیں تو قاہرہ جا سکتے ہیں۔ اس سے قبل اطلاع موصول ہوئی تھی کہ وزیر اعظم مصر کرنل عبدالناصر کی طرف سے دعوت کا ایک اور تار موصول ہونے پر کل عراق کے وزیر اعظم نے انہیں مطلع کیا تھا کہ جب میری صحت اجازت دے گی میں اسی وقت ہی کانفرنس میں شرکت کے لئے قاہرہ آ سکوں گا۔ کل بھی عرب وزراء اعظم کی کانفرنس میں عراق ترکی معاہدہ پر غور ہوتا رہا۔ اجلاس کے بعد قومی رہنمائی کے مصری وزیر میجر صلاح سالم نے بتایا کہ پیر کو کانفرنس کے دو اجلاس ہوں گے۔ جن میں عربوں کے باہمی تحفظ کے موضوع پر مزید غور کیا جائیگا۔

سائنس کانفرنس کے مختلف شعبوں کے اجلاس

بغداد الجدید ۲۴ جنوری۔ کل یہاں سائنس کانفرنس کے مختلف شعبوں کے اجلاس ہوئے۔ جن میں اہم موضوعات پر مزید مقالے پڑھے گئے۔ ان میں سے بعض مقالے اٹیمی طاقت سے متعلق تھے۔ ایک پاکستانی ماہر نے تونسہ کے منصوبے کی تفصیلات بیان کیں اور خاص طور پر اس امر پر روشنی ڈالی کہ اس کی تکمیل سے کیا کیا فائدے متوقع ہیں۔

لاہور کا میچ فیصلہ کن میچ ہوگا

لاہور ۲۴ جنوری۔ ہندوستان کی کرکٹ ٹیم کے منیجر لالہ امرناتھ نے کہا ہے کہ اگر لاہور کا میچ ٹھیک رہا تو ہندوستان کی ٹیم وہاں فیصلہ کن میچ کھیل سکے گی۔ یاد رہے لاہور میں ۲۹ جنوری سے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ٹیسٹ میچ شروع ہو رہا ہے۔ لالہ امرناتھ نے سنٹرل زون کی ٹیم کے کھیل کی تعریف کی اور بالخصوص شجاع اور شکور کے کھیل کو بہت سراہا۔ سنٹرل زون کی ٹیم سے ہندوستانی ٹیم کا گھمری میں جو میچ ہوا تھا وہ کسی ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ختم ہو گیا۔

روس کی سپریم کونسل کا اجلاس

اس سال جلدی طلب کر لیا گیا

ماسکو ۲۴ جنوری۔ سوویٹ روس کی سپریم کونسل کا اجلاس اگلے مہینے طلب کیا گیا ہے۔ اس کونسل کا اجلاس سال میں ایک مرتبہ ہوتا ہے۔ جس میں حکومت کے فیصلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔ عام طور پر اس کا اجلاس اپریل یا مئی میں طلب کیا جاتا ہے اور قریباً ایک ہفتہ تک جاری رہتا ہے۔ گذشتہ سال اس کا اجلاس اپریل میں ہوا تھا۔

بہاولپور میں ریڈیو سٹیشن قائم کرنیکی تجویز

بغداد الجدید ۲۴ جنوری۔ وزیر اطلاعات و نشریات سردار ممتاز علی خاں بہاولپور میں مختصر سے قیام کے بعد کل کراچی واپس روانہ ہو گئے۔ انہوں نے ایک اخباری نامہ نگار کو بتایا کہ ان کے دورے کا مقصد بہاولپور میں ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کی تفصیلات طے کرنا تھا۔ چنانچہ آپ نے ریاستی حکام سے اس بارے میں تبادلہ خیالات کیا۔ کل آپ وہ نمائش بھی دیکھنے گئے جس میں ایٹم کے پرامن استعمال کے طریقوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ آپ نے اس نمائش کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ایٹم کا پرامن استعمال دنیا میں کوئلے لوہے اور بجلی کی قلت کو دور کر دے گا۔

ساتویں امریکی بحری بیڑے کے کمانڈر کی جنرل چیانگ کائی شک سے ملاقات

فارموسا کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے مسٹر چرچل نے برطانوی کابینہ کا اجلاس طلب کر لیا

تائپے ۲۴ اپریل۔ ساتویں امریکی بحری بیڑے کے کمانڈر نے جو آجکل فارموسا میں ہیں کل جنرل چیانگ کائی شک سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں جزائر تاچین کو خالی کرنے کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ ملاقات کے وقت امریکی سفیر مقیم فارموسا بھی موجود تھے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل نے فارموسا کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے اپنی کابینہ کا ایک اجلاس طلب کیا ہے۔ یہ اجلاس امریکی کانگرس میں صدر آئزن ہاور کا پیغام پیش ہونے سے پہلے منعقد ہوگا۔ اس پیغام میں صدر آئزن ہاور فارموسا کے بارے میں امریکی پالیسی کا اعلان کریں گے۔

نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر ہالینڈ جو ان دنوں فارموسا کی صورت حال کے بارے میں امریکی حکام سے تبادلۂ خیالات کر رہے ہیں۔ واشنگٹن سے نیویارک روانہ ہو گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ وہاں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ سے ملاقات کر کے ان سے فارموسا کی صورت حال کے بارے میں بات چیت کریں گے۔

اقوام متحدہ جرائم کی روک تھام پر غور کریگی

جنیوا میں باقاعدہ ایک کانفرنس طلب کرنے کا فیصلہ

لندن ۲۳ جنوری۔ سماج اور جرائم سے تعلق رکھنے والے علوم کے ماہروں نے حال ہی میں مجرموں کو سزا دینے کی بجائے انسداد جرائم کے طریقے اختیار کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں جدید تحقیقات سے فائدہ اٹھانے کے لئے اقوام متحدہ کی ایک کانگریس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو جنیوا میں اس سال ۲۲ اگست سے ۳ ستمبر تک جاری رہے گی دسمبر ۱۹۵۰ء میں اقوام متحدہ نے ایک قرارداد منظور کی تھی جس میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ جرائم کی روک تھام سے متعلق مسائل پر غور کرنے کے لئے ہر پانچ سال کے بعد ایک کانفرنس طلب کی جائے۔ چنانچہ مجوزہ کانفرنس اسی قرارداد کے تحت منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس میں مختلف حکومتوں کے نامزد نمائندوں کے علاوہ نامور ماہرین نفسیات کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے گی۔

امریکی فرم گودام تعمیر کرے گی

کراچی ۲۳ جنوری پاکستان میں امریکی غیر ملکی امداد کے ڈائریکٹر مسٹر ولز نے کہا ہے کہ پاکستان کی طرف سے ملک میں اناج کے گودام بنانے کا ٹھیکہ امریکی فرم کو اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ ان گوداموں کی تعمیر معیاری ہو۔ اور جس کے نمونے پر بعد ازاں ایسے اور گودام پاکستان میں خود بنائے جا سکیں۔ تعمیر کا کام عنقریب حکومت پاکستان کے صلاح و مشورہ سے کیا جائے گا

افریقہ میں فرانسیسی پالیسی کی مذمت

پیرس ۲۳ دسمبر۔ فرانسیسی پارلیمنٹ کے آزاد خیال ممبروں نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں حکومت فرانس کی ایشیا اور افریقہ کے متعلق پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی گئی ہے۔

تونس کا پیمانۂ صبر لبریز ہو چکا ہے

پیرس ۲۲ جنوری۔ پیرس سے اسٹار کا وقائع نگار رقمطراز ہے کہ تونس اور فرانس کی جو بات چیت آج شروع ہوئی ہے۔ وہ اگلے ہفتے تک "فیصلہ کن (۴)

(۴) مرحلہ پر پہنچ جائے گی۔ کل دونوں ملکوں کے مندوبین کے درمیان یہاں ابتدائی ملاقات ہوئی۔

امریکی سرمایہ کاروں کو ایران میں سرمایہ لگانے کی دعوت

میامی (فلوریڈا) ۲۴ جنوری۔ شاہ ایران نے یہاں ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے امریکی سرمایہ کاروں کو ایران میں سرمایہ لگانے کی دعوت دی ہے۔ اور توقع ظاہر کی ہے۔ کہ اس طرح ایران کی اقتصادی ترقی میں بہت مدد ملے گی۔ شاہ ایران جو ان دنوں امریکہ کی سیاحت کر رہے ہیں کے اعزاز میں اہل میامی کی طرف سے ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ شاہ ایران نے اعتراف کیا۔ کہ ماضی میں امریکہ نے ایران کو اپنی خود مختاری آزادی برقرار رکھنے میں مدد دی تھی۔ اور دوسری جنگ عالمگیر کے دوران میں امریکہ نے موجودہ تاریخ کو ایران سے اپنی فوجیں واپس بلالی تھیں۔